Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون ۴۹۹

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۲۹ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ، ۳۰ شہادت ۱۳۵۵ ہش ، ۳۰ اپریل ۱۹۷۶ء	نمبر ۹۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ خدا جو دوسروں پر مخفی ہے وہ محض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم پر ظاہر ہوا

آپ کو ایسی خوشبو سے معطّر کیا گیا جو تمام مستعد طبیعتوں کا احاطہ کرنے والی ہے

"ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اس پر بڑا ہی فضل ہے۔ وہ خدا تو نہیں مگر اس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے۔۔۔۔ ہم کیا چیز ہیں جو اس شکر کو ادا کر سکیں کہ وہ خدا جو دوسروں پر مخفی ہے اور وہ پوشیدہ طاقت جو دوسروں سے نہاں در نہاں ہے وہ ذوالجلال خدا محض اس نبی کریمؐ کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہو گیا۔"

(چشمۂ معرفت)

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا، وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

"ہمارا نبی وہ نبی کریمؐ ہے جو ایسی خوشبو سے معطّر کیا گیا ہے جو تمام مستعد طبیعتوں تک پہنچنے والی اور اپنی برکات کے ساتھ ان پر احاطہ کرنے والی ہے۔ اور وہ نبی خدا کے نور سے بنایا گیا اور ہمارے پاس گمراہیوں کے پھیلنے کے وقت آیا اور اپنا خوبصورت چہرہ ہم پر ظاہر کیا اور ہمیں فیض پہنچانے کے لئے اپنی خوشبو کو پھیلایا اور اس نے باطل پر دھاوا کیا اور اپنے تاراج سے اس کو غارت کر دیا اور اپنی سچائی میں اجلی بدیہیات کی طرح نمودار ہوا۔"

(نجم الہدیٰ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہر لحظہ اپنی خاص حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور ضعف کی تکلیف زیادہ رہی

احباب توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے نہایت مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

کل بتاریخ ۲۹ شہادت بعد نماز عصر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تئیسویں سالانہ تربیتی کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی۔ اختتامی تقریب زیر ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم سابق مبلغ مغربی افریقہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں رپورٹ پڑھی جانے کے بعد آپ نے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور مختصر تقریر فرمائی۔ اجتماعی دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

(مفصل روداد آئندہ پیش کی جائیگی)

مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۷۶ء کو خاکسار کے بیٹے عزیزم قاضی محمد یامین کا نکاح عزیزہ بشریٰ پروین بنت مکرم عبدالوحید خاں صاحب آف کوئٹہ کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری نے بعد نماز مغرب مسجد محمود ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

(خاکسار قاضی محمد یوسف واقفِ زندگی وکالتِ تبشیر ربوہ)

اعلانِ تعطیل

یکم مئی بروز ہفتہ ملک میں تعطیل عام ہے ڈاک خانہ بھی بند رہے گا اس لئے حسب سابق اس روز الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ، زکوٰۃ کی جملہ رقوم مع تفصیل ۱۰ مئی دس بجے صبح تک داخل خزانہ کروا دی جائیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ✦ پرنٹر: سید عبدالحی ✦ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ✦ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ شہادت ۱۳۵۵ ہش
۳۰ اپریل ۱۹۷۶ء

قریشِ مکہ کا ناروا ظلم اور اُس کا انجام

ماموریں الٰہی کے مخالفین اُن کے مشن کو ناکام بنانے کی غرض سے جو حربے استعمال کرتے ہیں اُن میں سے ایک حربہ یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ ماموریں الٰہی پر ایمان لے آتے ہیں یا ایمان لانا چاہتے ہیں انہیں وہ ظلم و تشدد کا نشانہ بنا کر اور انہیں قسم ہا قسم کی اذیتیں پہنچا کر حق سے پھیرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ تاریخ شاہد ہے کہ قریشِ مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں پر وہ وہ مظالم ڈھائے کہ جنہیں پڑھ کر آج بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کیا کیا مظالم توڑے انہیں سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے اپنے مضمون بعنوان "دعوتِ اسلام کو روکنے کے لئے قریش کی تدبیریں" کی تیسری قسط میں خلاصۃً اِن الفاظ میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہیں:-

"مخالفت و مزاحمت کی دوسری تدبیروں کے ساتھ کفارِ قریش کی ایک نہایت سنگدلانہ تدبیر یہ تھی کہ جس جس کے متعلق ان کو معلوم ہوتا کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے یا جس نے بھی کسی طرح اپنے اسلام کا اظہار کیا اس پر انہوں نے بے تحاشا ظلم و ستم ڈھانا شروع کر دیا اور اس کو اسلام لانے سے پھیرنے کے لئے دباؤ ڈالنے کا کوئی ممکن طریقہ استعمال کرنے سے ذرا دریغ نہ کیا۔ اوّل اوّل تو یہ طریقہ رہا کہ اسلام قبول کرنے والوں میں سے جو لوگ کچھ عزت اور خاندانی شرف و وجاہت رکھتے تھے ان سے مل کر ان کو ملامت کی جاتی کہ تم نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ہے حالانکہ وہ تم سے زیادہ بھلائی اور برائی کی سمجھ رکھنے والے ہیں، اب اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں ذلیل و خوار کریں گے، تمہیں احمق ٹھہرائیں گے اور تمہاری عزت خاک میں ملا دیں گے۔ جو لوگ کوئی تجارتی کاروبار یا صنعتی پیشہ کرتے تھے ان کو دھمکیاں دی جاتیں کہ یا تو اسلام چھوڑ دو نہیں تو تمہاری تجارت برباد کر دی جائے گی اور تمہارے پیشہ کو نہیں چلنے دیا جائے گا یہاں تک کہ تم بھوکے مرنے لگو گے۔ رہے بے سہارا اور کمزور لوگ تو اُن کو سخت عذاب دیئے جاتے تھے۔ لیکن رفتہ رفتہ نوبت یہ آ گئی کہ عزت دار اور خاندانی لوگوں کو بھی مارا پیٹا اور باندھا جانے لگا"

(ماہنامہ "ترجمان القرآن" اپریل ۱۹۷۶ء صفحہ ۹)

ظاہر ہے ظلم و تشدد کا یہ سلسلہ صرف ڈرانے دھمکانے تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ عذاب دینے کا یہ طریقہ آزمایا جاتا تھا حتی کہ اقتصادی بربادی مسلط کرنے اور سوشل بائیکاٹ کے ذریعہ زندگی اجیرن بنانے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا تھا۔ کون ہے جو صحابہ کرامؓ پر کئے جانے والے مظالم کے لرزہ خیز واقعات کو پڑھ کر ظلم و ستم ڈھانے والوں پر نفرین نہیں کرتا۔ ہر کوئی انہیں پڑھ کر ان سے بیزاری کا اظہار کئے بغیر نہیں رہتا۔ لیکن کتابوں میں پڑھ کر نفرین بھیجنا اور بیزاری کا اظہار کرنا آسان ہے تاہم اگر دیکھا جائے تو اس کا حق انہی کو پہنچتا ہے جو خود اپنی زندگی میں اختلافِ عقائد کی بنا پر وحشت و بربریت اور درندگی سے اپنے ہاتھوں کو روکنے والے ہوں کیونکہ اصل مردانگی یہی ہے کہ جس چیز کو تاریخی واقعات کا مطالعہ کرتے وقت قابلِ نفرین گردانا جائے زندگی میں خود عملاً اس سے مجتنب رہتے ہوئے اس امر کا ثبوت بہم پہنچایا جائے کہ جو ظلم ازمنہ گزشتہ میں قابلِ نفرین تھا فی زمانہ اس کا اعادہ بھی اتنا ہی قابلِ نفرین ہے۔

مودودی صاحب نے اپنے مذکورہ بالا مضمون میں اُن مظالم کو تفصیل سے بیان کرنے کے بعد جو قریشِ مکہ نے ابتدائی مسلمانوں پر ڈھائے اس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ ان مظالم کے کیا نتائج برآمد ہوئے۔ کیا ظلم و ستم کا بازار گرم کر کے صحابہ کرامؓ پر دردناک عذاب نازل کر کے، ان کی تجارتوں اور صنعت و حرفت کو برباد کر کے اور سوشل بائیکاٹ کے ذریعہ ان کی زندگیوں کو اجیرن بنا کے قریشِ مکہ اشاعتِ حق کا راستہ مسدود کرنے میں کامیاب ہو سکے تھے؟ اس کا جواب مودودی صاحب نے خود تاریخ کی روشنی میں نفی میں ہی نہیں دیا ہے بلکہ لکھا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تصرفِ خاص کے ماتحت اس ظلم و ستم کو ہی اشاعتِ حق کا موجب بنا دیا اور لوگ بالآخر یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ ظلم و وحشت و بربریت کب تک جاری رہے گی؟ کیا ظلم کی کوئی انتہا بھی ہے یا نہیں؟ کیا انسانیت ہمارے درمیان سے ہمیشہ ہمیش کے لئے رخصت ہو گئی ہے؟ اس سوچ نے لوگوں کے دل بدل دیئے اور بہت سے سعید الفطرت انسان ان مظالم سے دستکش ہو کر اسلام کی آغوش میں کھنچے چلے آئے۔ چنانچہ مودودی صاحب اپنے مضمون میں "ظلم کے نتائج" پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

"قریش نے مسلمانوں پر ظلم ڈھا کر بظاہر یہ فائدہ اُٹھانا چاہا تھا کہ لوگوں پر خوف طاری کر کے اسلام کے پھیلاؤ کو روک دیں لیکن اس کے جو نتائج فی الواقع نکلے وہ ان کی توقعات کے بالکل خلاف تھے۔ اوّل تو اس سے یہ بات بالکل کھل کر سامنے آ گئی کہ اسلام جو اخلاق اور دلائل لے کر آیا ہے اُن کا کوئی جواب کفر کے پاس اِن خلافِ انسانیت حربوں کے سوا نہیں ہے۔ دوسرے اس بے رحمی اور سنگدلی کو دیکھ کر ہر نیک سرشت انسان کی فطرت کفر اور اس کے علمبرداروں سے نفرت کرنے لگی۔ اور جس صبر و استقامت کے ساتھ مسلمانوں نے اس بے جا ظلم کو برداشت کیا اس کی وجہ سے تمام غیر متعصب دلوں میں اُن کے لئے ہمدردی بھی پیدا ہوئی اور قدر و منزلت بھی۔ بلکہ درحقیقت اُس نے اسلام کی دھاک بٹھا دی کہ مکہ ہی کے معاشرہ میں سے اس کو ایسے پختہ، اولوالعزم اور زبردست قوتِ ایمانی رکھنے والے انسان مل گئے ہیں جو کسی دنیوی غرض کے لئے نہیں، صرف حق کی خاطر بڑی سے بڑی مصیبت جھیل سکتے ہیں۔ پھر کفار کے یہ حربے اسلام کے پھیلاؤ کو بھی نہ روک سکے۔ اس ظلم کے باوجود ایسے اللہ کے بندے نکلتے ہی رہے جنہوں نے کفار کے علی الرغم اسلام قبول کیا اور بہت سے لوگ دل میں ایمان لے آئے گو اس کا اظہار انہوں نے نہیں کیا جس کی وجہ سے اعدائے اسلام کبھی یہ صحیح اندازہ نہ کر سکے کہ ان کے درمیان اس دین کے کتنے حامی چھپے ہوئے ہیں جن کی پوشیدہ حمایت کفر کے حصار میں بڑے رخنے ڈال سکتی ہے۔ سب سے بڑا فائدہ اس ظلم کا اسلام کو یہ پہنچا کہ اس بھٹی سے گزر کر جو لوگ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے وہ نسلِ آدم کے بہترین انسان تھے۔ اس حالت میں کوئی کمزور سیرت و کردار کا آدمی اس طرف رُخ بھی نہ کر سکتا تھا"

(ماہنامہ "ترجمان القرآن" اپریل ۱۹۷۶ء صفحہ ۱۸)

حقیقت یہی ہے کہ دلائل کو چھوڑ کر اور انسانیت و اخلاق سے عاری ہو کر کسی صداقت کو ظلم و ستم کے ذریعہ مٹانے کی کوشش کرنا خود اپنی ناکامی پر مُہر لگانے کے مترادف ہوتا ہے۔ جب بھی کبھی دھونس، دھاندلی، ناروا دباؤ اور سختی نیز کھلے تشدد اور ظلم کے ذریعہ کسی صداقت کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے وقتی مشکلات و مصائب کے باوجود انجامِ کار وہ صداقت اور زیادہ پھلتی پھولتی اور طیب و شیریں پھل لا کر ایک دنیا کو اس سے مستفید کرتی چلی جاتی ہے۔ یہ ظلم و ستم اُس صداقت کے حق میں کھاد کا کام دیتا ہے جس سے وہ ایک وقت آنے پر اور زیادہ برگ و بار نکالتی اور پھلتی پھولتی ہے اور ظلم و ستم ڈھانے والوں کے لئے کفِ افسوس مَلنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔

اس میں شک نہیں کہ اِس ناروا ظلم و ستم اور سب و شتم کے نتیجہ میں اہلِ حق کو ناقابلِ بیان مشکلات و مصائب سے دوچار ہونا پڑتا ہے، وہ گاجر مولی کی طرح کاٹے اور قتل کئے جاتے ہیں، گھروں سے بے گھر کئے جاتے ہیں، گھر بار لوٹ لئے جاتے ہیں، کاروبار تباہ کر دیئے جاتے ہیں، ذرائع معاش مسدود ہو کر رہ جاتے ہیں۔ الغرض اُن کے لئے زندگی اجیرن بن کر رہ جاتی ہے لیکن اِن صبر آزما حالات میں بھی وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ اور وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ کی بشارتیں انہیں برابر مل رہی ہوتی ہیں اور بالآخر یہ بشارتیں پوری ہو کر رہتی ہیں۔ اِس لئے کہ اِن بشارتوں کے دینے والے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ:-

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝ (الانعام آیت ۲۲)

حقیقت یہ ہے کہ ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۳ر اپریل ۱۹۶۶ء

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اخلاق فاضلہ اور آپکا عشق رسولؐ

(محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج فیجی کی)

ریڈیو فیجی سے نشر کیا گیا

برادران! اللہ تعالیٰ کی خاص منشاء کے ماتحت حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام ۱۸۸۶ء کے شروع میں ہوشیارپور تشریف لے گئے جو قادیان سے مشرقی جانب چالیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے وہاں جا کر آپ نے شہر سے باہر ایک مکان میں قیام کیا جو آپ کے ایک دوست کا تھا۔ جو وہاں کے رئیس تھے آپ نے وہاں چالیس دن اس طور پر گزارے کہ آپ دن رات ذکر الٰہی، تضرعات اور دعاؤں میں مصروف رہے۔ اس کے فوراً بعد آپ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں آپ نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دنوں میں میری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا ہے اور بہت سی بشارتیں مجھے دی ہیں ان میں سے ایک خاص بشارت یہ ہے کہ میرے گھر میں ایک ایسا بیٹا پیدا ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کا نشان ہوگا۔ اشتہار کے الہامی الفاظ حسب ذیل ہیں۔

تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت اور نسل ہوگا۔ ۔ ۔ ۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائیگا ۔ ۔ ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائینگی

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

آپ نے دوسرے اشتہار میں یہ بھی لکھا کہ ایسا لڑکا میرے گھر میں نو سال کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا کی بات نہیں ٹل سکتی۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ کے گھر بیٹا پیدا ہوا جس کا آپ نے

بشیر الدین محمود احمد

نام رکھا۔ یہی وہ بیٹا تھا جس کے بارے میں یہ عظیم الشان پیشگوئی کی گئی تھی ۱۹۴۴ء میں اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ سے خود اس بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد پر بھی منکشف فرمایا کہ آپ ہی وہ موعود ہیں جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ اس انکشاف پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ہوشیارپور لاہور، لدھیانہ، دہلی اور قادیان میں خاص یادگاری جلسے کر کے اس پیشگوئی کی تفصیلات کو بیان کیا اور اس کے نہایت شان سے پورا ہونے پر روشنی ڈالی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ آپ کے پہلے خلیفہ ہوئے۔ جب ۱۹۱۴ء میں حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ فوت ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو خلافت کی خلعت پہنائی اور جماعت نے آپ کو بطور خلیفۃ المسیح الثانی منتخب کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ۱۹۳۹ء میں جب آپ کی خلافت پر پچیس ۲۵ سال نہایت کامیابی سے گزرے تو جماعت نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے آپ کی خلافت کی سلور جوبلی منائی اور ایک بڑی رقم خدمت دین کے لئے آپ کی خدمت میں پیش کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تبلیغ اسلام کے لئے یورپ کے دو دفعہ سفر کئے پہلا سفر آپ نے ۱۹۲۴ء میں کیا اس موقعہ پر لندن میں ایک بین الاقوامی تاریخی کانفرنس منعقد کی گئی تھی جو دی کانفرنس آف دی لونگ ریلیجنز آف دی ایمپائر (THE CONFERENCE OF THE LIVING RELIGIONS OF THE EMPIRE) کے نام سے مشہور ہے اس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ آپ کانفرنس میں شریک ہوئے اور آپ کا مضمون محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھ کر سنایا آپ کا یہ مضمون بہت ہی پسند کیا گیا۔

یہ مضمون

کتابی شکل میں اور اردو میں ۔ ۔ ۔ کئی بار چھپ چکا ہے اور بہت دلچسپ اور علمی مضمون ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے خاص فہم و ذکا عطا فرمایا تھا اور سیاسیات کے علم سے بھی آپ کو خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے بہرہ مند فرمایا تھا۔ وقت کی مناسبت کے لحاظ سے میں اس وقت اس کی ایک ہی مثال بیان کرتا ہوں ہندوستان کے سیاسی مسائل کا حل کیجئے ۱۹۳۰ء میں جب لندن میں گول میز کانفرنس کا آغاز ہوا۔ جس میں ہندوستان کے سیاسی رہنماؤں کو خاص طور پر مدعو کیا گیا۔ تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس اہم موقعہ پر ایک کتاب لکھی جس کا نام "ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل" ہے۔ آپ نے یہ کتاب بہت تھوڑے وقت میں اردو زبان میں لکھی اس کا ترجمہ آپ نے انگریزی میں کروایا اور پریس میں چھپوا کر کتاب تیار کروا کر بذریعہ ہوائی جہاز لندن بھجوا دی۔ اور عین وقت پر گول میز کانفرنس کے جملہ ممبران کے ہاتھوں میں پہنچ گئی۔ ممبران نے اس کتاب کی بہت تعریف کی کہ وقت پر پورے مواد کے ساتھ ان کو یہ مفید کتاب مل گئی۔ انہوں نے مصنف کا شکریہ ادا کیا۔ اس کتاب کو پڑھنے سے پتہ لگ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو سیاسیات کا کتنا گہرا علم عطا فرمایا تھا۔

قرآن کریم کے علوم کی الٰہی بخشش و انعام

قرآن کریم کے علوم سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وافر حصہ عطا فرمایا تھا اور قرآن کریم کے حقائق و معارف جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرحمت فرمائے اور جو آپ نے اپنی دو تفسیروں "تفسیر کبیر" اور "تفسیر صغیر" میں بیان فرمائے ہیں ہر روشن ضمیر پڑھنے والا ان کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ آپ نے قرآن کریم کا جو اردو ترجمہ کیا ہے وہ انتہا فصیح، سلیس قابل فہم اور آسان ہے کہ پڑھنے والا لطف اندوز ہوتا ہے تفسیری مطالب جو آپ نے بیان فرمائے ہیں وہ تو بہت ہی قابل قدر ہیں تمام مشکل مسائل اور معضلات کو آپ نے نہایت خوبی اور صفائی سے حل کر دیا ہے۔

قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور تفسیر جو اب تک کئی بار شائع ہو چکے ہیں آپ ہی کا کارنامہ ہے۔ آپ نے اپنی خاص نگرانی اور ہدایات کے ماتحت جماعت کے خاص علماء کا ایک بورڈ قائم کر کے ان سے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور تفسیر تیار کروائی جو آپ کی زندگی میں چھپ کر پڑھنے والوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی۔ انگریزی پڑھنے والے طبقہ کے لئے یہ تحفہ نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ حق کا عظیم کارنامہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں اللہ تعالیٰ نے تبلیغ حق کا بے حد جذبہ اور ذوق و شوق ودیعت فرمایا تھا۔ آپ نے جماعت میں "تحریک جدید" کے نام سے تبلیغ کا سلسلہ شروع فرمایا۔ یہ ۱۹۳۴ء کی بات ہے۔ اس تحریک کے ماتحت بڑی ہی وسعت اور کامیابی سے آپ نے تبلیغ حق کا جال ساری دنیا میں پھیلایا۔ دنیا کے ہر کونہ میں مشنری بھیجے اور مشن قائم کر کے تبلیغ اسلام کا حق ادا کیا چنانچہ

ایشیا میں انڈیا۔ افغانستان۔ ایران عراق۔ عدن۔ شام لبنان فلسطین۔ برما۔ جاپان اور کویت میں

اور یورپ میں انگلینڈ۔ فرانس۔ ہالینڈ سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی اٹلی۔ پولینڈ ہنگری۔ سویڈن۔ ڈنمارک اور سپین میں۔

اور شمالی اور جنوبی امریکہ اور کینیڈا میں نیز مختلف جزائر ٹرینیڈاڈ۔ گی آنا۔ ماریشس سری لنکا۔ انڈونیشیا۔ ملائیشیا۔ سنگاپور فلپائن۔ ہانگ کانگ اور فیجی میں مبلغ بھیجے اور وہاں باقاعدہ تبلیغ اسلام کی مساعی جاری ہیں۔ افریقی ممالک میں نہ صرف یہ کہ تبلیغی مشن قائم کئے ہیں بلکہ تعلیمی مساعی بھی وہاں جاری ہیں اور متعدد سکول اور کالج کھولے گئے ہیں علاوہ ازیں افریقی ممالک میں غرباء کی صحت کے قیام کے لئے وہاں متعدد ہسپتال کھولے گئے ہیں

اخلاق فاضلہ اور عشق رسولؐ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اخلاق فاضلہ کا ایک پاک نمونہ بنایا تھا۔ آپ دل کے حلیم تھے شدید محنت و مشقت سے کام کرنے کے عادی تھے وقت کے شدت سے پابند تھے۔ غریب پرور تھے۔ عبادت گذار تھے۔ راستبازی اور وفا شعاری پر قائم تھے اہل و عیال سے نہایت اعلیٰ درجہ کا حسن سلوک تھا۔ دیانت و امانت کا پیکر تھے اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام قرآن کریم سے عشق تھا۔ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تو آپ کے وجود کے ذرہ ذرہ میں رچی ہوئی تھی۔ ایک شعر میں آپ فرماتے ہیں:

محمد میرے تن میں مثل جاں ہے
یہ ہے مشہور جاں ہے تو جہاں ہے

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"ہم رسول الکریم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی و ابی کو اپنی ساری جان اور سارے دل سے پیار کرتے ہیں اور ہمارے دل کا ذرہ ذرہ اس پاکباز کے سردار کی جوتیوں کی خاک پر بھی فدا ہے۔"

نیز فرماتے ہیں:-

"میں کسی خوبی کا اپنے لئے دعویدار نہیں ہوں۔ میں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہتھیار بنایا ہے اس سے زیادہ نہ مجھے کوئی دعوے ہے نہ مجھے کسی دعوے میں خوشی ہے میری ساری خوشی اسی میں ہے کہ میری خاک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آجائے اور میرا خاتمہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے قیام کی کوشش پر ہو"

برادران! حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے باون سال خلافت کی۔ آپ کی پیدائش جیسا کہ بتایا جا چکا ہے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی۔ ۱۹۱۴ء میں آپ خلیفہ منتخب ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے عین مطابق پوری کامیابی سے آپ نے خدمت دین کا حق ادا کیا اور ۱۹۶۵ء میں ۷۷ سال کی عمر پا کر آپ نے وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور ہم کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

ہر ماہ رپورٹ کارگذاری باقاعدہ مرکز کو ارسال کرنا قائدین کی اہم ذمہ داری ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

عزیز بھائی سید مبشر علی کی یاد میں

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید منیر احمد صاحب باہری ربوہ

مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۷۶ء مطابق ۱۶ محرم ۱۳۹۶ھ بروز پیر میرا چھوٹا اور پیارا بھائی سید مبشر علی مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بچپن میں ذیابیطس کا شکار ہو گیا ۱۹۵۷ء میں میری والدہ اسی بیماری سے فوت ہوئیں تو بارہ تیرہ سال کا تھا اس کے کچھ عرصہ بعد بیماری ظاہر ہو گئی۔ حتی الامکان والد صاحب مرحوم (سید شاہ زمان علی صاحب مرحوم) نے علاج کروایا۔ مگر بیماری جڑ پکڑ چکی تھی۔ کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ اسی دوران میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اچھا ذہین بچہ تھا۔ خصوصاً ڈرائنگ وغیرہ میں بہت مہارت تھی۔

خوش الحانی بھی خدا تعالیٰ نے عطا کی تھی۔ مگر افسوس کہ صحت کی کمزوری کی وجہ سے یہ خداداد صفات کسی کام نہ آسکیں۔ نہ تعلیم مکمل ہو سکی نہ ملازمت وغیرہ کے قابل ہوا۔

تین سال پیشتر جب میرے والد سید شاہ زمان علی مرحوم نے جنوری ۱۹۷۳ء میں وفات پائی تو پاؤں کے زخم کی وجہ سے شدید بیمار تھا تین ماہ مسلسل چلنے پھرنے کے ناقابل رہا۔ زندگی کی کوئی امید نہ تھی۔ مگر اس وقت خدا تعالیٰ نے ضعیف اور بوڑھے باپ کی منتظر ہانہ دعاؤں کو سنا اور اس کو اس صدمہ سے محفوظ رکھا اور اسے معجزانہ طور پر زندگی عطا کی۔ مگر جب سے والد صاحب فوت ہوئے وہ بہت ہی اداس اور مغموم رہتا تھا۔ اکثر وقت چپ چاپ بیٹھا یا لیٹا رہتا اور سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم پڑھتا رہتا نماز میں مسجد میں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرتا۔ مرحوم والدین کے مزاروں پر دعا کے لئے حاضر ہوتا عزیز رشتہ داروں کے گھر ملنے جانا بھی اس کی عادت تھی اور اکثر رشتہ دار اس کی بیماری کی وجہ سے بہت ہمدردی اور شفقت رکھتے تھے۔ خصوصاً میرے منجھلے ماموں زاد مظفر احمد صاحب زاہدی (مرزا قدرت اللہ صاحب مرحوم) جو آج کل لندن میں مقیم ہیں نے اس کی ہر تکلیف اور بیماری کے وقت بہت ہمدردی اور مالی مدد کی۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دے اور باقی عزیزوں کو بھی احسن جزا دے جنہوں نے اس کے ساتھ ہمدردی اور شفقت کا سلوک رکھا۔ آمین۔

مرحوم بہت پیار اور دعائیں کرنے والا بھائی تھا۔ خصوصاً جب سے میرے ابا جان فوت ہوئے مجھے اپنے بچوں کی طرح عزیز تھا۔ بیماری اور غریب و مسکین طبیعت کی وجہ سے بہت چھوٹا محسوس ہوتا تھا گذشتہ اکتوبر میں ماموں زاد بھائی کی شادی پر لاہور گئی تو اسے اپنے ساتھ لے آئی اس خیال سے کہ مستقل اپنے پاس رکھوں گی۔ مگر دس روز میرے پاس رہ کر واپس چلا گیا۔ یہ وعدہ کر کے کہ اپنا بستر وغیرہ لے آؤں۔ مگر لاہور جانے کے بعد طبیعت پھر علیل ہو گئی۔ اس کے بعد چوٹ لگنے سے پاؤں پر ورم ہو گیا۔ پھر ورم سے زخم بن گیا۔ ادھر میرے بچے اور میاں علیل ہو گئے میں اپنے بھائی کی بیماری کو بھی باوجود شدید خواہش کے نہ جا سکی اور وہ ڈیڑھ ماہ بیمار رہ کر ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔ یہ خیال دل پر بہت بھاری ہے کہ آخری وقت کوئی خدمت نہ کر سکی۔ اُسے تسلی نہ دے سکی۔ اسے پیار کر کے رخصت نہ کر سکی۔ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کی خطاؤں اور کوتاہیوں کو معاف کرے اور میرے بھائی کو جنت الفردوس میں تمام اعلیٰ اور بلند مقام عطا کرے۔ اسے ہر قسم کی نعمتیں عطا کرے۔ اسے ہمیشہ اپنی رحمت و شفقت کے سایہ میں رکھے اور بغیر حساب بخشش دے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

گمشدہ پن

۲۷ اپریل کو صبح سات بجے سے آٹھ بجے کے درمیان دارالصدر کے کسی حصہ میں میرا قلم پارکر ۵۱ گم گیا ہے باہر کا خول ٹوٹ جانے کی وجہ سے سیاہ رنگ کا چابت کا خول بدلا ہوا ہے جس صاحب کو ملے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ

(شیخ عبدالواحد عربی کوٹھی المامون دارالصدر شمالی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان امداد طلبہ مارچ ۱۹۷۶ء

امداد طلبہ سے مستحق طلبہ کو تعلیمی امداد دی جاتی ہے۔ جن دوستوں نے امداد طلبہ کے لئے دس روپے یا اس سے زیادہ رقم کے عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں بہترین جزا دے۔

جن احباب کرام نے اس کارِ خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (نگران امداد طلبہ)

حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ مدظلہا
حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
محترم ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب
〃 عبدالغفور صاحب خالد کرٹک از طرف لیفٹیننٹ عبدالمحسن کرٹک شہید
〃 ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی
〃 ملک عبدالمجید صاحب ربوہ
〃 مرزا عبدالحق صاحب
〃 چوہدری نبی احمد صاحب باجوہ ربوہ
〃 خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ
〃 ماسٹر عطا محمد صاحب ربوہ
محترمہ آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ بذریعہ محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ مدیرہ مصباح
〃 ثریا بیگم صاحبہ حیدرآباد سندھ از طرف ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاٹھی مرحوم
〃 امینہ عنایت صاحبہ کراچی
محترم چوہدری کریم احمد صاحب کراچی
〃 〃 بشیر احمد صاحب
محترمہ مجیدہ بیگم شاہ نواز صاحبہ
〃 امۃ الکریم صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ
〃 مسز نثار حسین صاحبہ لاہور
محترم محمد یونس صاحب گوجرہ ضلع لائلپور
〃 صوفی نذیر احمد صاحب قمر آباد سندھ

محترم ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی
محترمہ امۃ الکریم صاحبہ بذریعہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
محترم مرزا یوسف احمد صاحب ربوہ
〃 چوہدری محمد طفیل صاحب دالم کاہلواں ضلع سیالکوٹ
〃 چوہدری رشید احمد صاحب چک 543 E.B ضلع ملتان
〃 میاں غلام احمد صاحب ربوہ
〃 چوہدری بشیر احمد صاحب ربوہ
〃 ناصر احمد صاحب اسلام آباد
محترمہ طارقہ ناصر صاحبہ
محترم محمد اسرائیل احمد صاحب
〃 میاں شریف احمد صاحب بانی کراچی از طرف میاں محمد صدیق صاحب بانی مرحوم
〃 چوہدری عبدالغنی صاحب کوٹھی والہ ملتان
〃 ملک فاروق احمد صاحب
〃 میجر مظفر علی صاحب راولپنڈی از طرف شیخ عبدالغنی صاحب مرحوم
〃 رانا ضیاء اللہ خان صاحب گجرات شہر
〃 چوہدری احمد حسین صاحب باجوہ خانیوال
〃 محمد یوسف صاحب ربوہ
جماعت ہائے احمدیہ شیخوپورہ۔ راولپنڈی۔ مانو کے بھگت۔ لاہور۔ لائلپور۔ اوکاڑہ۔ ہری پور ہزارہ۔ حیدرآباد سندھ اور کراچی۔

دعائے مغفرت

۱۔ یکم اپریل ۱۹۷۶ء کو ہماری مجلس کے ایک خادم چوہدری منیر احمد صاحب کسانہ ایک ماہ کی علالت کے بعد وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم بہت نیک سیرت تھے۔ مجلس کے اجلاسوں میں باوجود معذوری کے باقاعدہ شمولیت کرتے اور جس وقت بھی چندہ کے لئے گئے کبھی دوسری مرتبہ تکلیف نہ دی۔ مرحوم کا جنازہ مقامی مربی مکرم مولوی محمد ادریس صاحب نے پڑھایا اور تدفین کے بعد دعا بھی انہوں نے ہی کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور والدین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(محمود احمد جنجوعہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں)

۲۔ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد منیر صاحب بسرا گھٹیالیاں ۲۰ اپریل کو بوقت سحری حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترمہ بڑی دیندار، مخلص اور مہمان نواز تھیں۔ چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(سید غلام احمد نثار صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں)

امتحان لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے معیارِ اوّل، دوم اور سوم کا امتحان جون کے دوسرے ہفتہ میں منعقد ہوگا۔ تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

ہر سہ معیاروں کا نصاب رپورٹ سالانہ لجنہ اماء اللہ کے صفحہ نمبر ۲۶، ۲۷ میں درج ہے۔ تمام صدرات اور سیکرٹریان سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں اس امتحان کی تیاری کروا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (سیکرٹری تعلیم)

وائی (Y) کیڈٹ سکیم

برائے داخلہ پاکستان ملٹری اکاڈمی کاکول۔ جہلم

جونیئر کیڈٹ سکیم اور "Y" کیڈٹ سکیم میں داخلے کے ٹسٹ ۹ اور ۱۰ جون ۱۹۷۶ء پشاور، کوہاٹ، راولپنڈی، جہلم، گوجرانوالہ، لاہور، سیالکوٹ، اوکاڑہ۔ ملتان، بہاولپور، حیدرآباد، کراچی اور کوئٹہ میں منعقد ہوں گے۔ سلیبس ٹسٹ سیکرٹری۔ آرمڈ فورسز فار ہائر ایجوکیشن۔ آرمی ایجوکیشن۔ ڈائریکٹوریٹ G.H.Q راولپنڈی سے حاصل کریں۔ مزید کوائف کے لئے پاکستان ٹائمز مؤرخہ ۲۵ اپریل ۱۹۷۶ء صفحہ ۱۱ ملاحظہ فرمائیں۔

(ناظر تعلیم)

ولادت

۱۔ میرے چھوٹے بھائی حامد اقبال مقیم لنڈن کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت نومولود کی درازیٔ عمر کے لئے اور صالح اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ نومولود مکرم نذیر احمد صاحب ڈار آف لنڈن کا نواسہ اور مکرم عبدالرؤف صاحب پورہ ہیراں سیالکوٹ کا پوتا ہے۔

(عبدالمجید ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالباسط بٹ آف کوپن ہیگن (ڈنمارک) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۶ مارچ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام عبدالواسع تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم خواجہ عبدالحی صاحب آف ربوہ کا پوتا اور مکرم عبدالرزاق صاحب بٹ آف لندن کا نواسہ ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر و صحت عطا کرے اور دینِ اسلام کا خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(خواجہ عبدالمومن۔ مومن کلاتھ ہاؤس۔ گولبازار ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کے خسر محترم حکیم عبدالرحمٰن صاحب آف ماچھیواڑہ ضلع لدھیانہ حال دارالرحمت غربی ربوہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں فالج کے حملہ کی وجہ سے بیمار ہیں جسم کے بائیں حصہ پر کافی اثر ہے جس سے زبان بھی متاثر ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ (سید محمد محسن شاہ انسپکٹر وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ایکو الیکٹرک موٹرز
½ تا ۴۰ ہارس پاور ـــ تھری فیسیز
امپورٹیڈ میٹریل سے تیار کردہ۔ گارنٹی شدہ۔ خوبصورت صنعتی و زرعی ضروریات کے لیے
قیمت مناسب ـــ ڈیلرشپ کے لئے رجوع کریں!
ایورسٹ الیکٹریکل کمپنی (EECO) سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ۔ فون ۹۱۶۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوتھی صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

حضرت محمد بن الحسین السجستانی الآبری

حضرت محمد بن الحسین السجستانی الآبری (المتوفّی ۳۶۳ھ) کا شمار چوتھی صدی کے ممتاز محدثین و محققین میں ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اخبار بطور تواتر و استفاضہ بسیار کثرت راویان از حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وارد شدہ کہ مہدی علیہ السلام خروج خواہد کرد، مہدی از اہلبیت پیغمبر است"۔

(ترجمہ کتاب المہدی" صفحہ ۲۹۵ تالیف استاد الفقہاء و المتکلّمین آیۃ اللہ العظمیٰ السیّد صدر الدین صدر۔ ولادت ۱۲۹۹ھ/ ۱۸۸۲ء وفات ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء ناشر کتابفروشی اسلامیہ تہران)

(ترجمہ: حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بطور تواتر و استفاضہ بہت کثیر راویوں سے مروی ہیں کہ مہدی علیہ السلام خروج کریں گے۔ اور مہدی (موعود) اہل بیت میں سے خدا کے پیغمبر ہیں۔

تقریب شادی

۱۵ر اپریل ۱۹۷۶ء کو بعد نماز عصر خاکسار کے بھائی عزیز الرحمن صاحب ایم۔ ایس سی (جیالوجسٹ) کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۳ر مارچ ۱۹۷۶ء کو عزیزہ شاہدہ فرزانہ بنت مکرم ملک عبد القدیر صاحب پوسٹ ماسٹر جڑانوالہ کے ساتھ بعوض مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔

بارات ملک عبد القدیر صاحب کے گھر گئی جہاں پر خاکسار نے تلاوتِ قرآن کریم کی جس کے بعد بشارت احمد صاحب نے دعائیہ نظم پڑھی اور محترم مولوی محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کرائی۔

اگلے روز دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں بہت سے احباب شامل ہوئے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار (حافظ) محمد سلیمان مربی سلسلہ احمدیہ ضلع بہاولنگر)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے لڑکے عزیزم مبشر احمد صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ ناصرہ پروین صاحبہ بنت مکرم منشی سردار محمد صاحب کاتب الفضل دار الیمن ربوہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اسلم صدر محلہ دار الیمن ربوہ نے مورخہ ۱۶ر اپریل ۱۹۷۶ء کو گنبد والی مسجد میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی ترقیات کا باعث بنائے اور ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

(شریف احمد۔ دار الیمن ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری سلطان علی صاحب چندھڑ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گکھڑ سکوٹر پر جاتے ہوئے کار کے ساتھ حادثہ پیش آجانے کی وجہ سے شدید مجروح ہو گئے ہیں۔ اِن دنوں سول ہسپتال گوجرانوالہ میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار حافظ محمد صدیق راشد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گکھڑ)

(۲) جماعتِ احمدیہ پسرور کے ایک مخلص دوست مکرم ملک نذیر احمد صاحب چھ ماہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفاءِ کاملہ عطا فرمائے۔

(خاکسار شاہد احمد باجوہ پسرور)

ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۵۶-۱۳۵۵ ہش مطابق ۷۷-۱۹۷۶ء از یکم مئی ۱۹۷۶ء تا ۳۰ر اپریل ۱۹۷۷ء کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے مندرجہ ذیل ممبران مقرر فرمائے ہیں:-

۱۔ خاکسار محمد دین	صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان و انچارج صنعت و تجارت
۲۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	ناظر اعلیٰ
۳۔ " چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ	ناظر امور عامہ و خارجہ
۴۔ " شیخ محبوب عالم صاحب خالد	ناظر بیت المال آمد
۵۔ " صوفی غلام محمد صاحب	ناظر بیت المال خرچ
۶۔ " مولانا عبد المالک خان صاحب	ناظر اصلاح و ارشاد
۷۔ " مولانا ابو العطاء صاحب	ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)
۸۔ " مولانا احمد خاں صاحب نسیم	" " " (مقامی)
۹۔ " صوفی بشارت الرحمن صاحب	ناظر تعلیم
۱۰۔ " صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب	ناظر خدمتِ درویشاں، ایڈیشنل ناظر اعلیٰ
۱۱۔ " چوہدری ظہور احمد صاحب	ناظر دیوان
۱۲۔ " چوہدری حمید اللہ صاحب	ناظر ضیافت
۱۳۔ " غلام احمد صاحب عطاء	ناظر زراعت
۱۴۔ " وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید	(ممبر)
۱۵۔ " صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ	(ممبر)
۱۶۔ " صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	(ممبر)
۱۷۔ " مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا	(ممبر)
۱۸۔ " بشیر احمد خان صاحب رفیق۔ انگلینڈ	(ممبر)

خاکسار

محمد دین

صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ضرورت ٹائپسٹ

جن امیدواران نے ٹائپسٹ کی آسامی کے لئے درخواستیں دی ہیں وہ انٹرویو اور ٹیسٹ (TEST) کے لئے دفتر نظارت دیوان میں ۹ر مئی ۱۹۷۶ء بروز اتوار بوقت دس بجے صبح حاضر ہو جائیں۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴